Registered

L No. 89.

اخبار نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے

آفتاب صداقت

ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳) مطبوعہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستہ اخبارات

اخبار سٹینڈرڈ نے ٹاکیو سے ایک تار خبر شائع کی ہے کہ جاپان کے نیم سرکاری اخبارات خیال کرتے ہیں کہ روس کے ساتھ جھگڑے کا اندیشہ پختہ ہے +

ولاڈی وو سٹاک میں بڑی سرگرمی سے جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں +

روسی جنگی جہاز جو بڑا میں باقی تھے سب کے سب روانہ خلیج مسوودہ ہو گئے ہیں +

کارڈیف میں کوئلہ بازار خریدا جا رہا ہے۔ جاپان کی طرف سے چھ جہاز بھر کر روانہ ہو چکے ہیں اور چار اور لادنے کے لئے موجود کھڑے ہیں +

برٹش سرشتہ بحری نے بھی ہانگ کانگ اور دیگر مشرقی جزیروں کے لئے پانچ ہزار ٹن کوئلہ اور خرید ہے +

کوریا میں جاپان کے خلاف فساد ہے اس واسطے روس نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک پوری فوج بھیجی ہے + گورنمنٹ کوریہ ذمہ وار نہیں۔ اندیشہ ہے کہ غیر قوموں کے دخل سے کوریا کی فوج بے قابو ہو جاوے۔ گورنمنٹ کا دوش نہیں ہوگا +

روئٹر کا نامہ نگار مقیم پیکنگ خبر دیتا ہے کہ نیو چنگ سے بذریعہ تار کے معلوم ہوا ہے کہ جاپان کے تاجروں نے اپنے ایجنٹوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے گھرانوں کو منچوریا سے ہٹا لیں +

امریکہ کی طرف سے ایڈمیرل ایونس کو ہدایت کی گئی ہے کہ جنگ کی حالت میں وہ اسوقت تک بالکل علیحدہ رہے جب تک کہ امریکا عہد نامہ توڑا نہ جاوے +

سینٹ پیٹرسبرگ میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگرچہ صلح کے لئے بڑی خواہش کی جاتی ہے مگر روسی گورنمنٹ جاپان کے لئے اور زیادہ سہولیتیں نہیں دیگی اور اگر جاپان اپنی ہٹ پر قائم رہا تو لڑائی یقینی ہے +

امریکہ سے ایک سو جاپانی جو ریلوے اور کان کے کام میں ماہر ہیں جنگ میں شریک ہونے کے لئے اپنے ملک کو واپس آ رہے ہیں +

بلگیریا نے سلطان روم کے پاس ایک خط بھیجکر شکایت کی ہے کہ بلگیریا والوں کے ساتھ سلوک کی نسبت وعدہ وفائی نہیں ہوئی اور سلطان روم کو تاکید کی ہے کہ اس قسم کی کارروائی کا خاتمہ کیا جاوے کیونکہ باغیوں کی طرف سے اب کوئی روک نہیں پیدا کی جا رہی ہے +

سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مقیم ٹاکیو خبر دیتا ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ روسی رعائتیں بالکل نہ چل ہیں۔ جاپان کی پبلک اور زیادہ التوا کے مخالف ہے اور گورنمنٹ پر زور دیتی ہے کہ جاپان کی ساری باتیں منظور ہونی چاہئیں +

روئٹر کو پورٹ آرتھر سے خبر ملی ہے کہ کل کئی جنگی جہاز روسی بیڑے کی مدد کے لئے جو ایک رات پہلے روانہ ہو چکا ہے روانہ کئے گئے ہیں۔ یہ سب جہاز مگر جاپانی بیڑے کا مقابلہ کریں گے جو کوریا کو بڑھ رہا ہے +

ہانگ کانگ میں ۵۰۰ شیرووڈ فارسٹرس کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے اُن کے لئے سفر کا تمام ضروری سامان مہیا کر دیا گیا ہے اُن کو پیکنگ یا شاؤل کو جانا ہوگا +

روئٹر کو خبر ملی ہے کہ چار روسی جنگی جہاز پورٹ آرتھر سے روانہ ہو گئے ہیں +

بیرن حیاشی جاپانی سفیر نے ملاقات کے موقعہ پر بتلایا کہ یہ کہنا نا ممکن ہے کہ آیا جاپان روس کو جواب دیگا یا نہیں اور یہ کہنا مبالغہ ہوگا کہ صلح کی تمام امیدیں چھوڑ دی گئی ہیں +

دو جاپانی جنگی جہاز جنوا سے سویز کو جاپانی جھنڈا اڑاتے ہوئے روانہ ہو گئے ہیں جہاز کے آدھے آدمی انگریز اور آدھے اٹلی کے باشندے تھے اور سب کے سب ایک انگریز کے زیر کمان تھے سوائے پانچ جاپانیوں کے باقی تمام افسر انگریز ہیں +

ٹاکیو سے خبر ملی ہے کہ اگرچہ جاپان روس کے جواب سے خوش نہیں ہے تو بھی جاپان چاہتا ہے کہ اگر صلح ہو جائے تو بہتر ہوگا اسواسطے وہ روس کے جواب کی ترمیم کا خواہشمند ہے۔ اس بحث میں چند ہفتے خرچ ہونگے +

ٹاکیو سے خبر ملی ہے کہ روسی جہاز پورٹ آرتھر کی طرف بڑھنے کے بجائے پیچھے لوٹ گئے ہیں +

معتبر ذریعے سے خبر ملی ہے کہ روس نے اب اپنے آخری خط میں کوریا میں جاپانی اختیار کو مان لیا ہے جس کا اس نے پہلے انکار کیا تھا اس سے عام لوگ یقین کرتے ہیں کہ باہمی صلح کی امید زیادہ ہو گئی ہے +

ایک ڈاک کا جہاز بنام کلن وکٹوریہ واقعہ برٹش کولمبیا میں ڈوب گیا۔ ۳۰ ڈوب گئے اور ۳۳ کی جان بچائی گئی +

سیلونیکا سے خبر ملی ہے کہ کماناوا کی اطراف میں بلگیریا کی فوج کے ایک دستے نے ٹرکی حد پر حملہ کیا۔ ترکوں کی طرف سے آٹھ بٹالین اور ایک توپخانہ پہلے سے وہاں بھیجا جا چکا ہے اور سیلونیکا میں پیادہ فوج کی ایک رجمنٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ چوبیس گھنٹوں کے اندر طیار رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کوچانہ کی لڑائی میں بلگیریا والوں کے سو سے زیادہ آدمی ہلاک ہوئے +

ایڈیٹوریل نوٹس

صادق کھجور کے درخت کی مانند لہلہایگا وہ لبنان کے دیودار کی طرح بڑھیگا۔ وہ جو خدا کے گھر میں لگائے گئے ہیں ہمارے خدا کی درگاہوں میں پھولینگے وہ بڑھاپے میں بھی میوہ دینگے وہ شاداب اور تروتازہ ہونگے تاکہ ظاہر کریں کہ خداوند سیدھا ہے وہ میری چٹان ہے۔ اس میں ناراستی نہیں ہے۔ ۹۲ زبور ۱۲۔۱۵ +

ہم نہایت افسوس سے خبر دیتے ہیں کہ ۱۰ ماہ حال کو لودیانہ کی کلیسیا کے قسیس مسٹر ایم وائیلی کی والدہ صاحبہ مسز ای وائیلی اپنی محنتوں سے آرام پانے کے لئے اس جہان کو چھوڑ کر خداوند کے آرام میں پہنچ گئیں۔ دعا کے ہفتے کے شروع سے ہی وہ بلاناغہ عورتوں کی خاص عبادت میں جو دوپہر کے وقت ہوتی تھی اور گرجہ کی عبادت میں جو ہر شام کو ہوا کرتی تھی جاتی رہیں جمعرات کی دوپہر کو حسب معمول عورتوں کی عبادت میں تشریف لے گئیں۔ لیڈر لگ گئے تھے انہوں نے اپنی معمولی سرگرمی اور جوش سے دعا مانگی اور اس کے چند منٹوں کے بعد اسی جگہ بیہوش ہوگئیں۔ چارپائی پر اٹھا کر گھر لائی گئیں۔ ہوش میں لانے کے لئے ہر طرح کی کوشش کی گئی مگر وہ ہوش میں نہ آئیں اس بیہوشی میں ان کو کسی قسم کی کشمکش یا تکلیف نہیں معلوم ہوتی تھی چپ چاپ پڑی رہیں۔ اور بمقام مشن اتوار کی صبح کو پانچ بجے خداوند کے پاس چلی گئیں اس روز شام کی عبادت میں ان کا کفن گرجہ میں لایا گیا اور پادری جان۔ بی ڈیلس اور ڈاکٹر ای ایم۔ وہری اور پاسبان کلیسیا نے بتلایا کہ مرحومہ کے ساتھ ان کی واقفیت مدت سے ہے ہم نہوں نے ہمیشہ انکے ساتھ گفتگو کرنے اور ملنے سے بہت کچھ روحانی فائدہ حاصل کیا ہے۔ فی الحقیقت جو لوگ مرحومہ سے واقف تھے جانتے ہیں کہ وہ خداوند کو بہت ہی پیار کیا کرتی تھیں۔ اگرچہ یہہ بتلانا مشکل ہے کہ کس وقت اور کس موقعہ پر ان کے دل میں تبدیلی پیدا ہوئی مگر ان کے ساتھ ملاقات کرنے اور تھوڑے عرصے کے لئے بھی ان کے ساتھ گفتگو کرنے سے ہر شخص کو یقین ہوتا تھا کہ وہ خداوند کو دل و جان سے پیار کرتی ہیں۔ اور خداوند کے فضل سے ان میں ایسی خوبیاں پیدا ہوگئیں تھیں کہ جو ہر سچے مسیحی میں ہونی ضروری ہیں۔ ناظرین کے فائدے کے لئے ہم انکی چند خوبیوں کا مختصر طور سے ذکر کرتے ہیں:

(۱) لڑکوں کی تربیت۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو جیسا کہ ہر ایک ماں کا حال ہے بہت پیار کرتی تھیں مگر ان کا پیار ایسا نہیں تھا کہ ان کے بیجا چاہیں کریں۔ وہ اپنے بچوں کو خداوند کی بخشش سمجھ کر خداوند ہی کے لئے پرورش کرتیں اور تربیت کرتی تھیں انہوں نے بچپن سے ہی اپنے ہر ایک لڑکے اور لڑکی کو سکھلایا کہ ان کا اول فرض یہہ ہے کہ خداوند کی فرمانبرداری کریں۔ اگرچہ انکی اولاد اب جوان ہوگئی تھی تو بھی آج تک جب کبھی انکے بچوں میں سے کوئی ایسی بات کرتا جو نامناسب معلوم ہوتی تو وہ بڑے زور سے اس کی مخالفت کرتیں اور چین نہیں لیتی تھیں جب تک کہ اس کو اس سے ہٹا نہ لیں:

(۲) ان کو بائبل پڑھنے اور دعا مانگنے کا بہت شوق تھا بلکہ سنا گیا ہے کہ اپنے خاوند کے گذر جانے کے بعد جب گھر کا سارا بوجھ انپر آپڑا وہ رات رات بھر خدا کا کلام پڑھنے اور دعا مانگنے میں لگی رہتی تھیں انکی اکثر دعا یہہ ہوتی تھی کہ میرے بچوں میں سے کوئی کھویا نہ جاوے اور خدا کا شکر ہے کہ انکی یہہ دعا سنی گئی اور انکے تمام بچے خداوند کو پیار کرتے اور سچے مسیحی ہیں۔ چند برسوں سے انکی آنکھیں جاتی رہی تھیں اسواسطے خود تو کلام نہیں پڑھ سکتی تھیں۔ مگر اپنی بیٹیوں یا بیٹوں سے ہمیشہ سنا کرتی تھیں اور اکثر دعا میں لگی رہتی تھیں۔ انکی پچھلی زندگی کی دعاؤں کا دائرہ صرف اپنے خاندان تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ کل کلیسیا اور تمام بنی آدم تک پہنچ گیا تھا:

(۳) آخر تک خداوند کی خدمت کرتی رہیں جب تک انمیں طاقت تھی وہ شہر میں جاکر زنانوں اور لوگوں اور دیہات میں اپنے طور پر انجیل کی بشارت دیتی رہیں مگر جب سے کمزور ہوگئیں اور بینائی جاتی رہی ہر اتوار کو میموریل ہسپتال میں جاکر بیماروں کو خدا کا کلام سناتیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کرتیں اور تسلی دیا کرتی تھیں۔ علاوہ اس کے اگر ان کو معلوم ہو جاتا کہ مسیحی جماعت میں کوئی شخص یا گھرانے میں بیماری یا دکھ ہے تو فی الفور مدد کے لئے جاتیں اور اپنی دعا و نصیحت وغیرہ سے انکی مدد کیا کرتی تھیں:

(۴) وہ سچائی کو کبھی نہیں چھپاتی تھیں جب کبھی کوئی ان سے کسی امر کی نسبت صلاح پوچھتا یا کسی امر میں انکی رائے لیتا تو وہ بغیر اس بات کی پرواہ کے کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا ہمیشہ اپنی ضمیر کے مطابق سچ سچ کہہ دیتی تھیں: انکی موجودگی نہ صرف انکی اولاد کے لئے بلکہ لودیانہ کی مسیحی جماعت کے بہت سے مسیحیوں کے لئے ایک بڑی برکت تھی۔ وہ ہر مشکل کام گھبراہٹ ناامیدی اور مایوسی وغیرہ کے موقعوں پر تسلی اور صلاح کے لئے ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان کا گذر جانا گویا لودیانہ کلیسیا کی والدہ کا گذر جانا ہے +

ہماری دعا ہے کہ خداوند ان کے بچوں اور ان سارے دوستوں کو جن کو ان کی جدائی سے رنج پہنچا ہے تسلی بخشے اور توفیق بخشے کہ وہ مرحومہ کی مانند خداوند کی پیروی کرتے رہیں +

صاحب وزیر ہند نے ہزار روپیہ سالانہ کی خاص پنشن مسٹر واکر سابق انڈر سکریٹری گورنمنٹ ہند متعلقہ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے لئے منظور کی ہے



مضامین

رینالڈ کا قصہ

دوسرا باب

گرجا جانا ہمارا اعلیٰ فرض ہے۔
جس نے ہمکو نعمتیں اور بخششیں دینا ہیں تجھیر
ہمکو اُس کی بندگی اور شکر کرنا چاہیے

آج اتوار کا دن ہے صبح کے شاید ۵ بجے ہوں گے۔ ابھی تک آفتاب پردۂ آفاق سے جلوہ گر نہیں ہوا۔ مگر مسٹر رینالڈ اپنے برآمدے میں تنہا گھٹنے ٹیکے ہوئے رو رو کر دُعا مانگ رہا ہے۔ دور سے کچھ صاف طور پر سنائی نہیں پڑتا۔ لیکن شباہت سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک قیدی خون کے جرم میں گرفتار ہو کر عدالت میں حاضر کیا گیا ہو۔ اور وہ اپنی سزا یعنے موت کو یاد کر کے غمگین ہو۔ پاس جاکر سُنا تو مسٹر رینالڈ آہستہ آہستہ کہہ رہے ہیں۔ اَے ہمارے آسمانی مقدس باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تونے اپنے بندے کو موت کے پنجہ سے چھڑا کر کچھ دن کے لئے پھر دنیا میں رکھا۔ اس میں کوئی ضرور تیرا بھید ہے۔ اَے پیارے خدا میں تو تجھے بالکل بھول گیا تھا اور آوارہ بھیڑ کی مانند تیری راہوں سے بھٹک گیا تھا۔ لیکن اَے باپ تونے میرے لئے بخشش کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا۔ یہہ صرف تیرے بیٹے ہمارے منجی مسیح کی رحمت کا طفیل ہے۔ اُس کے وسیلے کُل رحمتیں آتی ہیں۔ اِس وقت میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہوں۔ تو میری توبہ قبول فرما۔ اور اپنی روح القدس کی مدد بھیج کہ پھر میں ایسی خندق میں نہ پڑوں۔ جسطرح تونے مجھے اس مہلک مرض سے بچایا اب آیندہ آزمائشوں اور شیطان کے حملے سے بھی بچا۔ اور اب میں سچے دل سے تیرے حضور اقرار کرتا ہوں کہ آیندہ زندگی بھر تیرا ہی ہوکے رہوں گا۔ تیرے پیارے بیٹے کی طفیل سے میں ہمیشہ تیری معرفت حاصل کیا کروں گا اب میرے خاندان پر تیری نگاہ ہو۔

اگرچہ ابتک میں نے اپنا اور اپنے خاندان کا ستیاناس کیا۔ اُن کو تیری روحانی راہ سے گمراہ کر کے میں نے دہریہ بنا دیا۔ پر تو میرے اس قصور کو اپنے پیارے بیٹے کے طفیل سے معاف فرما۔ اور مجھکو قوت دے کہ آیندہ اپنے خاندان کے لامعنی طریقہ کی اصلاح کروں۔ اور اپنے روح القدس کی برکت ہم پر نازل کر۔ یہہ ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کے طفیل سے عطا فرما۔ آمین۔

دُعا مانگنے کے بعد چند منٹ تک مسٹر رینالڈ خاموشی سے سر جھکائے اسی طرح گھٹنے ٹیکے رہا۔ تھوڑی دیر بعد اُس مقام سے اُٹھا۔ اور سیدھے پلنگ کمرے کی طرف چلا گیا اگرچہ اُس وقت ۸ بج چکے تھے مگر مسز رینالڈ ابتک بستر سے نہ اُٹھی تھیں۔ آنکھ تو کھل گئی تھی مگر پڑے پڑے کروٹیں بدل رہی تھیں۔ مسٹر رینالڈ ان کے اسی پہلو تہی میں پہنچے اور مسز رینالڈ سے مخاطب ہو کر بولے۔

"نیکبخت۔ دیکھو صبح ہوگئی ہے۔ سورج بھی نکل آیا ہے اُٹھو۔ میرا ارادہ ہے کہ آج ہم معہ خاندان کے گرجے جائیں اور رحمتوں کے بانی کا شکریہ ادا کریں کہ اُس نے مجھے موت کے بستر سے اُٹھا کھڑا کیا۔"

مسز رینالڈ۔ او۔ میں Oman تم تو میری نیند کے دشمن ہوگئے ہو۔ یوں تو جب سے تم بیمار پڑے تب ہی سے میرا سونا حرام ہوگیا تھا۔ مگر اب تو مع شبانہ روز آنکھ مطلق نہیں بندگی۔ اور جو رات ذرا آنکھ جھپکی تو تم نے یہہ گرجے کا ڈھکوسلا پھیلایا۔

مسٹر رینالڈ۔ سونے کے لئے تمام دن ہے۔ اور ہر چہر کوئی چیز کھونہ جائیگی لیکن گرجا جانا ہمارا اعلیٰ فرض ہے۔ اسے سو کام چھوڑ کے کرنا چاہیے۔

مسز رینالڈ۔ جب سے تم بیماری سے اچھے ہوئے ہو تب ہی سے تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے۔ آجتک تم نے کبھی گرجے کا نام تک نہیں لیا۔ آج نہ معلوم تمہیں کیا ہوگیا ہے جو گرجا گرجا کے سیراتک میں دم کر لیا ہے۔

مسٹر رینالڈ۔ نہیں میرا دماغ خراب نہیں ہوگیا بلکہ اُس بیماری سے دہریہ پن اور شیطان کی غلامی سے رہائی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب میں بیماری سے چنگا ہوا تو میں نے سوچا کہ وہ خدا جو ہمکو پالتا پرورش کرتا ہے۔ اور جس نے ہمکو پیدا کر کے سلامتی عطا فرمائی ہے۔ اور دنیا میں گونا گون نعمتیں جنکا شمار کرنا محال ہے۔ دیں اُس سے ہماری سیکڑوں فصول ہے جسوقت میں اور تم دونوں بیماری کے سبب زندگی سے مایوس ہوگئے تھے۔ تم تو رونے پیٹنے بھی لگی تھیں۔ اُسوقت سوائے خدا کے اور کون ہمارے کام آیا تھا تمہیں سچ کہنا۔ کیا میرے جینے کی کچھ امید باقی رہی تھی۔ پھر کیوں کر آج زندہ ہوں۔ کیا صرف یہہ خدا ہی کی رحمت نہیں پس جسکی رحمتیں ہم پر اس قدر ہوں اُس سے بیگانگی کرنا کیا ناشکری نہیں۔

مسز رینالڈ۔ میں یہہ کہتی ہوں کہ کیا گرجے ہی میں خدا بیٹھا ہے۔ اپنے گھر میں اُس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے

مسٹر رینالڈ۔ بیشک ہم ایسا گھر ہی میں کر سکتے ہیں۔ لیکن گرجے نہ جانا بھی ایک بھار قصور ہے۔

مسز رینالڈ۔ قصور کا ہیکا۔

مسٹر رینالڈ۔ انجیل مقدس میں لکھا ہے کہ عیسائی مسیح کے لوگ ہیں۔ اور مسیح کے لوگوں کا شروع سے یہی انتظام ہے کہ اتوار کے روز جب ہم سب کو اپنے کام سے فرصت ملتی ہے اور یہہ دن خالصاً خدا کی عبادت کیلئے مقرر کیا گیا ہے کہ ہم کلیسیا کے لوگوں کے درمیان حاضر ہوں۔ اور اُن سب کے ساتھ گیت گا کے خدا کا شکر کریں۔ اُس کے حضور اپنی حالت اور حاجت پیش کریں۔ لیکن جس حالیکہ ہم گرجا نہیں جاتے تو گویا خدا کے خاندان کا اور خداوند مسیح کا ایک حکم توڑتے ہیں۔ پس کیا یہہ قصور نہیں۔

مسز رینالڈ۔ یہہ سب تمہاری من گھڑت باتیں ہیں۔ بیفائدہ کے لئے گرجا کون جائے۔ ناحق میں ایک کوس کی مسافت۔ دوسرے گھنٹوں وہاں جاکے بیٹھنا۔ نہ لینا ایک۔ نہ دینا دو۔ ہم تمہاری طرح پاگل نہیں ہیں بھلا پہلے یہہ بتاؤ کہ گرجا جانے سے کسی کو کیا ملتا ہے۔

مسٹر رینالڈ۔ وہاں جانے سے ہمیں خدا کی بخشش ملتی ہے۔ ہاں صرف تمہاری طرح خیالات رکھ کے جانا تو دراصل کچھ مفید نہیں۔ تاہم ہمکو گرجا جانے سے تین

بڑے فائدے ہوتے ہیں ؛

اول - ایک دل ہوکر ہم خدا سے دعا مانگتے ہیں جس سے ہماری طبیعت اور اُمید اور خدا سے یگانگت پختہ ہوتی جاتی ہو ؛

دوم - ہم وہاں جاکر وعظ سنتے ہیں جس سے ہماری غلطیوں کی اصلاح ہوتی ہو - دل میں تازگی پیدا ہوتی ہو - اور خدا کے وعدے اور اُسکی اخلاقی باتیں جو ہمارے دنیا اور عاقبت کے لئے ضروری ہیں - حاصل ہوتی ہیں اکثر انجیل کے گہرے بھید ہم پر کھل جاتے ہیں ؛

سوم - ہم گرجا میں جاکر غیر قوموں میں ایک قسم کا نور پھیلاتے ہیں اور ہم اپنے کو خدا کے خاندان میں یقین کرتے ہیں - اپنے بھائیوں سے ملکر خوشی کرتے ہیں - یہہ تین تو اعلیٰ فوائد ہیں جن سے انکار نہیں ہو سکتا - اس کے علاوہ اور بھی فائدے ہیں ؛

مسز رینالڈ - میں کبھی گندی ایسے فائدوں سے تمہیں جاؤ تمہیں یہہ فائدہ لوٹو بندی تو نہ جائیگی ؛

مسٹر رینالڈ - یہہ سنجیدگی آپ مجھ سے کر رہی ہیں یا اپنے مذاق سے - دیکھو - جو خدا کا ہو وہ میرا ہو - اگر کوئی مسیحی بادشاہ بھی ہو اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی محبت نہ رکھتا ہو تو وہ میری نگاہ میں غیر قوم کی مانند ہو - پس اس حال میں میرا تمہارا تعلق میاں بیوی کا نہ رہیگا - میں پسند نہ کروں گا کہ تم میری بیوی ہوکر میرے مسیح سے دور ہو جاؤ ؛

مسز رینالڈ - بس یہی نہ ہوگا کہ تم اپنے گھر میں مجھے نہ رکھو گے - بہت خوب تانت باجا - راگ جانا - میں کچھ بھیک مانگنے تو آئی نہیں - خدا کے ملک میں بہت روٹیاں ہیں - آپ اپنے بچوں کو لیجئے اور بندی چلی - تم پر اب دہی نازل ہونے لگی ہو ؛

مسٹر رینالڈ - خاموش کھڑے اس آیت کو یاد کر رہے تھے کہ اُدھر کیا جائیگا کہ تو اپنی جورو کو بچائے (۱ قرنتھیوں ۷ : ۱۶) یہہ خیال آتے ہی رینالڈ باہر چلے گئے - مگر چلتے چلتے یہہ کہتے گئے کہ ذرا دل میں غور کر لینا کہ آیا گرجا جانا ہمارا فرض ہو کہ نہیں - مسٹر رینالڈ وہاں سے بچوں کے پاس گئے ان کو تیار کر کے ہاتھ منہ دھلایا کپڑا پہنا کر گیت سیل - لیکر گرجے کو گئے - وہاں پہنچکر دیکھا کہ ایک طرف تو لڑکے چپ چاپ بیٹھے ہیں دوسری طرف لڑکیاں - جنکے بعد عورت مرد قطار قطار نہایت سنجیدگی کے ساتھ خدا کے گھر میں بیٹھے ہیں - وہ عبادت میں بڑے شوق سے شریک تھے - کیونکہ ایک مدت بعد اُن سے اور خدا سے پھر میل ہوا تھا - سنڈے اسکول اور عبادت ختم ہو نیکے بعد یہہ اپنے گھر واپس آرہا تھا کہ راستہ میں مسٹر رینالڈ کا ایک لڑکا بول اُٹھا

لڑکا - پاپا آج ماسٹر نے ہمکو بتلایا کہ یسوع مسیح بچوں کو بہت پیار کرتا ہی کیا یہہ بات سچ ہی ؛

بیٹے کے منہہ سے ان بھولے بھالے الفاظ کو سنکر باپ کا دل بھر آیا اور رونے لگا ؛

بیٹا - پاپا تم تین - چار دن سے برابر بات بات پر روتے ہو - بتلایئے یہہ کیا سبب ہی ؛

باپ - پیارے بیٹے رونے کا سبب یہی ہو کہ میں نے اپنا اور اپنے خاندان کا ستیاناس کر دیا تمکو میں نے مسیح کے پیار اور خدا کے فضل سے علیحدہ کر دیا ؛

بیٹا - نہیں تو پاپا تمنے تو ہماری خاطر فیکٹری کی نوکری کی ہو اور سو روپیہ کماتے ہو - ہمکو اچھے اچھے کھانے کپڑے ملتے ہیں - اگر خدا کے فضل سے ہم الگ ہوتے تو یہہ کہاں سے پاتے ؛

باپ - ہاں - ایک طرح سے تو ضرور خدا کا فضل ہم پر ہو کہ ہم جیسے ناشکروں کو جو بھوکوں مرنے لائق تھے کھانا کپڑا - اولاد - جو اس کے لائق ہم ہرگز نہ تھے بخشا لیکن ہم خدا کے روحانی فضل سے ابتک ناواقف ہیں اُس کے فضل سے ہم خداوند مسیح کو پہچانتے - اور اس کے پاس جاتے ہیں - اُس سے میل کرتے ہیں اُس کی باتوں کو مانتے ہیں - اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں - جس سے ہماری روح بچ جاتی ہو - سو میں نے خدا کو بھلا دیا - جس سے ہمارا خاندان خدا کے فضل اور میل سے دور ہو گیا - یہی میرا بڑا بھاری قصور ہو - اور اس گناہ کو یاد کر کے میں روتا ہوں ؛

بیٹا - اچھا یہہ تو بتلاؤ کہ جو ماسٹر نے کہا وہ سچ ہو نا ؛

باپ - ہاں بیٹا وہ بات جو ماسٹر نے بتلائی درست ہو - خداوند مسیح بچوں کو بہت پیار کرتا ہو - جب وہ دنیا میں تھا تو کچھ لوگ اپنے بچوں کو مسیح کے پاس لائے - لیکن شاگردوں نے لانے کو منع کیا - پر مسیح نے فرمایا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو سو جب اُنکے ماں باپ خداوند کے پاس لے گئے - تو اُس نے اُن کو گود میں لیکر برکت دی - اور اب بھی مسیح بچوں کی دعائیں سنتا اور اُنکی حفاظت کرتا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ مسیح اب بھی بچوں کو بہت پیار کرتا ہو ؛

بیٹا - تو کیا وہ مجھکو بھی پیار کرتا ہوگا ؛

باپ - بیشک - وہ تمکو بھی پیار کرتا ہو - لیکن کیا تم بھی اُسے پیار کرتے ہو ؛

بیٹا - نہیں پاپا میں اُسے پیار نہیں کرتا ؛

باپ - بیٹا یہہ بڑے شرم کی بات ہو کہ وہ تمکو پیار کرے اور تم اُسے پیار نہ کرو - دیکھو - اُس خداوند مسیح نے تمہاری حفاظت اور پرورش کیلئے تمکو ماں باپ دیا ہو وہی تمکو کھانا کپڑا دیتا اور تمکو ہر آفت سے بچاتا ہو ؛

بیٹا - تم نے آجتک مجھے بتلایا ہی نہیں - نہیں تو میں اُسے ضرور پیار کرتا - اب بتلایا ہو سو میں ابھی سے اُس کو پیار کرونگا بھلا یہہ تو بتاؤ کہ اُس نے تو ہمکو ایسی ایسی چیزیں دیکر اپنا پیار ظاہر کیا - لیکن میں کس طرح اُس پر اپنی محبت ظاہر کر سکتا ہوں

باپ - تم مسیح کو اپنا پیار اُس کے حکم مانکر اُس پر ظاہر کر سکتے ہو ؛

بیٹا - اُس کے حکم تو مجھے معلوم نہیں ؛

باپ - اُس کا حکم ہو کہ ہر ایک لڑکا مسیح کو اپنا دل دے - بُری صحبت میں نہ بیٹھے - شراب نہ پیئے - نہ کوئی نشہ پیئے - جھوٹ نہ بولے - چوری - دغا فریب - گھمنڈ - نافرمانی نہ کرے گالی نہ بکے - نہ جھگڑا فساد کرے - یہی خداوند کے آسان حکم ہیں جنکو تم مان سکتے ہو ؛

بیٹا - ہاں باپ یہہ تو میں سب مان سکتا ہوں مگر مسیح کو دل کس طرح دوں ؛

باپ - مسیح کو دل تم اس طرح دے سکتے ہو کہ جب تم دُعا

مانگو تو اُس سے عرض کرو کہ وہ تمہارا دل لے لے پس جب تم اپنی خواہش ظاہر کروگے تو وہ ضرور تمہارا دل لے لیگا۔

بیٹا۔ تمنے مسیح کو دل دیدیا۔

باپ۔ ہاں۔ میں نے اپنا دل مسیح کو دیدیا ہی۔

بیٹا۔ تمنے کیسے دیا تھا۔

باپ۔ میں نے مسیح سے کہا تھا کہ اے خداوند یسوع میں اپنا دل تجھکو دیتا ہوں تو میرے دلکو قبول کر۔ اور اُس میں آ۔ اُس کی سب گندگی دور کرکے اُسمیں رُوح القدس کو بھردے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اب تیرا ہی ہوکے رہونگا جب تم بھی ایسا ہی کہوگے تو مسیح ضرور تمہارا دل قبول کریگا

بیٹا وہ دل لیکر کیا کریگا۔

باپ۔ بیٹا مسیح دل لیکر اُسے صاف کرتا ہی۔ اُس کی ساری گندگی نکال کر اُس کو اچھا صاف بناتا ہی۔

بیٹا۔ اچھا پاپا میں اب ضرور مسیح کو اپنا دل دیدونگا۔

اب مسٹر رینالڈ گھر پہنچگئے ہیں۔ غالباً ۹ بجے ہوں گے مگر مسز رینالڈ بدستور پلنگ پر پڑے پڑے کروٹیں بدل رہی ہیں۔ نہ مکان میں جھاڑو پھرا ہی۔ نہ چولھا صاف کیا گیا ہی نہ برتن دھوئے گئے ہیں۔ رات کے میلے برتن بعض تو میز ہی پر پڑے ہوئے ہیں۔ دیگچیوں سے جس طرح رات کو کھانا نکالا گیا تھا ویسی بھونڈی بھانڈی پڑی ہیں گھڑے بھی گھڑونچی میں اُلٹے پڑے تھے۔ پلنگ میں نہایت بے ترتیبی تھی۔ بہرحال جو سامان گھر میں تھا وہی پھوہڑپن ظاہر کرتا تھا۔

اگرچہ مسٹر رینالڈ بھی اِس سے پیشتر بے دین تھے۔ مگر جو وقت سے اُس نے مسیح کو پہچانا اور انجیل کا مطالعہ شروع کیا تب سے اُس کے مزاج میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوگئی تھی۔ وہ اِس بے ترتیبی کو بیوی کی بیدینی خیال کرتا تھا۔ اور اُس کا خیال بہت درست تھا۔ لیکن اُس نے اپنے دلمیں پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ جہانتک مسیح سے مجھے قوت ملیگی میں ضرور اِس بگڑی بھیڑ کو مسیح کے گلے میں لاؤنگا اور میں خود حلیمی۔ صبر۔ تحمل۔ ہمت۔ محبت کا نمونہ دکھلا کر مسیح کی بے حد الفت کیطرف اسکو کھینچونگا۔

رینالڈ گھر کے اندر تو نہیں گیا۔ برآمدے ہی میں ایک کرسی بچھاکر بیٹھ گیا۔ یہہ تعجب کے ساتھ چاروںطرف دیکھ رہا تھا۔ کہ اتنے میں مسز رینالڈ پلنگ سے اُٹھکر باہر آتی ہوئی نظر آئی۔ اور اپنے شوہر کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔ اُسنے بھی گھر کی بے ترتیبی دیکھی۔ اور از حد غصہ ہوکر بولی۔ خدا کی مار کمینے نوکروں پر۔ اچھے ہیں اب تک کسی نے شکل نہیں دکھلائی۔ یہہ سارا گھر کیسا کنجڑے قصائیوں کی سی دوکان بن رہا ہی۔ مہترانی....... نے جھاڑو تک نہیں دی کہیں پیاز کے چھلکے۔ کہیں گوشت کی ہڈیاں ماری پھرتی ہیں۔ اب تک جھاڑو ہی نہیں لگی۔

دیکھو موئے کاٹے باورچی کو نہ برتن دھوئے۔ نہ چار پکائی۔ نہ بازار سے سودا سلف لایا۔ (مسٹر رینالڈ سے) دیکھو جی تمہی نے ان لونڈی بچوں کا دماغ خراب کر رکھا ہی آج آئیں اور میں دیکھوں۔ اتنے میں مہترانی آکر جھاڑو لگانے لگی۔ کہ مسز رینالڈ چلاکر بولی۔ "اب تک تو کہاں سوتی رہی۔ ہائے تجھے جھاڑو کی فکر ہوئی ہی۔"

مہترانی۔ "میم صاحب (میم صاحب) تم تو موہی پر رساتی ہو میں تو ۹ بجے گجردم آتی رہوں۔ تم تب پلنگاں پرپڑی ہو بابا سوئے گھرماں ہمارا بیاہو گھسین کا نہیں سُنت رینالڈ نے بیوی سے کہا کہ "تم اپنی غفلت تو کہتی نہیں ہو مگر اِس بیچاری پر خفا ہورہی ہو مسز رینالڈ کو کب برداشت جھٹ بول اُٹھی۔ بھوئے تقیاں بھانگ کھائی۔ اب کھاکے نورام دوہائی۔ اگر اب بولوں تو زبان قلم کرلینا جب سے جانا۔ تب سے مانا۔ مجھے نہ معلوم تھا کہ گڑٹے باپ کولمو تم ہو۔ نہیں تو میں کیوں بولتی۔ واہ رے زمانہ۔ یہہ نوکروں کا بدلہ لیکر ہم سے لڑینگے۔

اتنے میں باورچی بھی آفت کا مارا پہنچگیا۔ اگرچہ ابھی مسز رینالڈ نے نوکروں سے خفا ہونیکی قسم کھائی تھی۔ مگر اُن کا دل کب مانتا ہی۔ اُس بیچارے کو بھی صلواتیں سنائیں بہرحال اسی طرح جھگڑتے اُڑتے مسٹر رینالڈ کا کھانا تیار ہوگیا۔ اور سب ملکر کھانا کھانے بیٹھے۔

باقی آیندہ

ستیارتھ پرکاش درپن

واعظ کی کتاب (۵۹) سوال

ہاں میرا دل حکمت اور دانش میں بڑا کاردان ہوا لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا تو معلوم کیا کہ یہہ بھی ہوا پر چرنا ہی۔ کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہوتی ہی اور جس کا عرفان فراوان ہوتا ہی اُس کا دکھ زیادہ ہوتا۔ (واعظ ۱: ۱۷-۱۸)۔

(محقق) دیکھئے حکمت اور دانش مترادف الفاظ ہیں۔ (عیسائی ان کو جدا جدا مانتے ہیں) اور جہلا کے سوائے دانش کی ترقی میں دقت اور دکھ کون مان سکتا ہی۔ اِس لئے یہہ بائبل خدا کی بنائی ہوئی تو کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہی۔

(رہبر) سلیمان کی تصنیفات سے یعنے امثال کی کتاب اور واعظ کی کتاب سے تو صاف ظاہر ہی کہ سلیمان کوئی جاہل آدمی نہیں تھا۔ اور اُس کی دانش کی شہرت یہاں تک تھی کہ دور دور سے لوگ اور بادشاہ اُس کی حکمت سُننے کو آتے تھے (۱ سلاطین ۴: ۲۹-۳۴) پنڈت جی میں اُس کی دانش کو سمجھنے کا مادہ نہیں تھا اور اِس لئے چاند پر تھوک دیا۔

آیات پیش کردہ میں سلیمان حکمت کے جاننے اور حماقت کے سمجھنے کو منع تو نہیں کرتا لیکن یہہ کہتا ہی کہ یہہ سب صرف ہوا پر چرنا ہی کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہی اور عرفان کی فراوانی میں بہت دکھ ہی۔ اور یہہ بالکل صحیح ہی۔ فی الواقعی ایسا ہی ہی۔ شائد صرف سنسکرت زبان جان لینے میں وہ دقت نہ ہو جو سلیمان بیان کرتا ہی۔ ورنہ معاملہ تو سچ ہی۔ اور سوائے جاہل آدمی کے کوئی اور اِس دقت اور دکھ کا انکار نہیں کرسکتا۔

شروع کتاب میں مصنف یہہ مدعا پیش کرتا ہی کہ اِس دُنیا میں انسان کی کوئی محنت اُسے راضی نہیں کرسکتی۔ اُسکی روح آسودہ نہیں ہوتی۔ (واعظ ۱: ۲-۳) اور پہلے پانچ بابوں میں اِسکے ثبوت پیش کرتا ہی۔ انسانکی

محنت میں سے ایک چیز حکمت اور جہالت ہو۔ اور مصنف دکھلاتا ہو کہ ان کو جانکر اور سمجھکر بھی انسان کو سیری نہیں بلکہ زیادہ فکر اور دُکھ بڑھتا ہو۔ ان میں اُس کو کچھ خوشی نہیں ملتی۔ (۲: ۲۲ و ۲۳-۶: ۷) جاے غور ہو کہ انسان کے علم میں کیا حکمت یا فلاسفی آتی یا آسکتی ہو؟ لوگوں کے خیالات۔ اور دیگر چیزوں کی کیفیت۔ لوگوں کے خیالات اکثر باہم مختلف ہوتے ہیں اور دیگر چیزوں کی معلومات صحیح ہیں یا ناقص ہیں اور غلط بھی ہیں۔ لوگیا حکمت کی یہ حالت انسان کو زیادہ دقت اور فکر میں نہیں ڈالتی ہیں؟ اگر کوئی اور مثال نہ بھی ہو تو مذہبی فلاسفی کا اختلاف بجائے خود اس کا کافی ثبوت ہو۔ کیسے کیسے فکر اور عذاب اس کے باعث اہل دنیا برداشت کرتے رہتے ہیں اور پھر بھی تسلی نہیں ہو۔ لہذا بائبل کا یہ حصہ روح القدس سے ایک بڑے روحانی اور تجربہ کار اور دانا آدمی کے ذریعہ قلم بند کر دیا ہو۔ ایک اور مثال انسان کی محنتوں کی مصنف نے یہ دی ہو کہ روپیوں سے سب کام نکلتا ہو (واعظ ۱۰: ۱۹) اور اہل دنیا روپیہ کو اپنے کل کاروبار میں ایک مشترک اور ضروری آلہ سمجھتے ہیں اور اسکے لئے محنت کرتے ہیں۔ اور دولت اچھی چیز سمجھی جاتی ہو مگر اس روپیہ اور اس دولت کا حقیقی فائدہ کیا ہو؟ کچھ نہیں۔ صرف مالکوں کے لئے نقصان اور عمر بھر کی بے چینی اور دقداری اور خفگی کا باعث ہوتی ہو (واعظ ۵: ۱۰-۱۷) ایسے دنیاوی دانش کی فراوانی اور حماقت کی سمجھ صرف زیادہ بے قرار کرتی اور دکھ دیتی ہو۔ مگر مصنف انسان کو دانش دنیا کی اس مذبذب حالت میں نہیں چھوڑتا بلکہ اُس دانش کا پتا دیتا ہو جس میں پائداری اور حقیقی خوشی ہو۔ اور وہ حقیقی اور پائدار خوشی قبر کے پرے ہو (واعظ ۷: ۱۲) اور سچی دانش جس میں خوشی اور سلامتی ہو اس بات میں قائم کرتا ہو کہ خدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرض کُلی یہی ہو کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لاویگا (واعظ ۱۲: ۱۳ و ۱۴) خداوند کا خوف دانش کی ابتدا ہو (واعظ ۱: ۷) خداوند کا خوف زندگانی کے لئے ہو (امثال ۱۹: ۲۳)

عہد عتیق پر پنڈت دیانند کے سوالات اس سوال ۵۹ پر ختم ہوگئے۔ باقی سوال عہد جدید پر گئے ہیں اور اب اُن کا جواب دیا جاتا ہو۔

قصص العرب احوال محمدی

(محمد صاحب کی سرگذشت)

اس وقت سے قرآن میں دین عیسوی کا کچھ زیادہ ذکر ہونے لگا پہلی سورتوں میں اس دین کا کبھی کبھی صرف اشارتاً ذکر ہوتا تھا۔ سچ تو یہ ہو کہ قرآن میں انجیل مقدس کا بہت ہی کم ذکر پایا جاتا ہو لیکن دو تین طول وطویل قصے ان دنوں میں درج کئے گئے مثلاً سورہ مریم سورہ آل عمران اور سورہ مائدہ میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کا بیان پایا جاتا ہو۔ علاوہ ازیں قرآن میں کئی ایک سورتیں ہیں جن میں مسیح کے معجزوں اور اس کے حواریوں کا ذکر کیا جاتا ہو (دیکھو سورہ یٰسین) قرآن کی وہ عبارت جو انجیل مقدس سے تعلق رکھتی ہو اکثر لوقا کی انجیل کے پہلے باب اور اُس جعلی انجیل کے بیان سے جو مسیح کی پیدائش اور لڑکپن کی انجیل کہلاتی ہو ملتی ہو۔ قرآن میں مسیح کے مصلوب ہونیکا سراسر انکار ہو۔ عشائے ربانی اور بپتسمہ کی رسموں کا مطلق ذکر ہی نہیں تثلیث کا ذکر تو نظر پڑتا ہو لیکن قرآن کی تثلیث میں بجائے روح پاک مریم شامل ہو۔ تو بھی ہر جگہ قرآن انجیل مقدس کی طرح توریت کی تصدیق کرتا ہو۔

اُس وقت محمد صاحب نے اپنی اس تعلیم کے مطابق کہ اسلام وہی سچا دین ہو جو دنیا کے شروع سے خدا کی طرف سے مقرر کیا گیا یہودیوں عیسائیوں اور صابئیوں کو مسلمانوں کے ساتھ نجات کا وارث ٹھہرایا (دیکھو سورہ بقر ۶۲ آیت اور سورہ مائدہ ۶۹ آیت) اب تک محمد صاحب اپنے تئیں صرف عربوں کا نبی قرار دیتے تھے وہ اپنے حق میں کہتے تھے کہ میں واعظ اور لوگوں کو ڈرانے والا ہوں اور یہ تعلیم دیتے تھے کہ دینی باتوں میں کسی طرح کا زور و جبر کرنا جائز نہیں لیکن ہجرت کے بعد قرآن کی عبارت میں بڑا فرق وقوع میں آیا۔ اس وقت سے نہ تو قریش اور نہ ان کی مخالفت کا اور نہ شہر مکہ کے بت پرستوں ہی کا ذکر پایا جاتا ہو بلکہ بجائے ان کے مدینہ کے منافقوں اور ریاکاروں کا ذکر کیا جاتا ہو۔ اور خصوصاً اس فریق کا جو عبداللہ ابن اُبَی کے ماتحت ہوکے محمد صاحب اور مسلمانوں کی مخالفت کرتا تھا اس فریق کے حق میں محمد صاحب قریباً اپنی موت تک سخت دھمکیوں اور ملامتوں کی آیتیں سناتے رہے پھر جب عرب میں اسلام نے پوری کامیابی حاصل کی تو اس فریق کا ذکر بھی قرآن سے جاتا رہا۔

ہجرت کے پہلے سال میں محمد صاحب نے اپنے وقت کو اپنے اور اپنے لوگوں کے لئے گھربار کا بندوبست کرنے اور ایک بڑی مسجد تعمیر کرنے میں صرف کیا۔ شروع میں صرف مسلمان ہی اُس کے اختیار کو مانتے تھے لیکن رفتہ رفتہ اور لوگوں نے بھی قبول کیا یہاں تک کہ وہ فی الحقیقت شہر کے سردار بن گئے۔ دینی رسومات یہودی دستوروں کے مطابق ٹھہرائی گئیں مثلاً ہر روز وضو کرکے پانچ بار نماز پڑھنا اور جمعہ کو یہودی سبت کے طور پر ایک پاک دن ماننا۔ اس سال میں محمد صاحب نے یہودیوں کے بعض مقدس دنوں اور عیدوں کی پیروی کی لیکن جب یہودیوں سے دشمنی ہوئی تو انہوں نے ان کو بدل ڈالا۔ شروع میں یہودیوں کی مانند انہوں نے یروشلم کو اپنا قبلہ ٹھہرایا لیکن اب اس کو بدل کر کعبہ کو قبلہ بنایا۔ پہلے سال میں یہودیوں کے کفارے کا روزہ رکھوایا گیا لیکن دوسرے سال میں رمضان کے روزے مقرر کئے گئے اور یہودیوں سے اور بھی فرق کرنے کے لئے عید الضحےٰ کو مدینہ میں اس دن مانا جس دن کہ مقام منا میں قربانی چڑھائی جاتی تھی۔

ابتدا میں محمد صاحب نے مدینہ کے یہودیوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کی بڑی کوشش کی چنانچہ اس غرض سے قرآن میں ان کے نبیوں اور بزرگوں کی بڑی تعریف کی اور خدا تعالےٰ کی اُن رحمتوں کا اظہار کیا کہ جن سے وہ یہودیوں کو ملک مصر سے باہر لایا اور اس اچھے سلوک کا بیان کیا جس سے خدا وقت بہ وقت ان سے



پیش آتا رہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب کچھ صرف اس لئے کیا گیا تاکہ یہودیوں کے دلوں میں اس کے لئے شکر گزاری پیدا ہو اور وہ قرار دیں کہ آپ کے حق میں توریت میں پیشگوئی ہے مگر محمد صاحب اس میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ سوائے چند نو مسلم یہودیوں کے اور کسی نے محمد صاحب کو نبی قبول نہ کیا چنانچہ بجائے امید کے محمد صاحب کے دل میں یہودیوں کی نسبت ناامیدی اور دشمنی پیدا ہوئی اور اس وقت قرآنمیں یوں ذکر ہونے لگا کہ وہ اندھے اور مردود ہیں اور انہوں نے نبیوں کو قتل کیا ہے۔

مسیح کا بیحد رحم

سنانے والا ساؤلوس

اب اُس کٹر کھلا کفر بکنے والے کا خیال کیجئے جو مسیحیوں کو از حد ستاتا تھا اور اس بات پر مستعد تھا کہ مسیحی کلیسیا کو صفحہ ہستی سے بالکل نیست و نابود کر ڈالے۔ جب دمشق کی راہ میں خداوند یسوع مسیح اُس پر ظاہر ہوا وہ نہایت تندی اور طیش کی حالت میں غضب آلودہ اور مسیحیوں کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہو کر بڑی سرگرمی سے دمشق کی طرف جا رہا تھا خداوند یسوع مسیح وہی ہے جو ساؤلوس پر ظاہر ہوا۔ دیکھئے وہ اُسے کیا فرماتا ہے "ساؤلوس! ساؤلوس! تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟" اگر وہ چاہتا تو ساؤلوس کو فوراً ہلاک کر ڈالتا لیکن وہ ابن اللہ رحمت سے پُر تھا اور گنہگاروں کی نجات کے لئے آیا ایسا کرنے سے خوش نہ تھا بلکہ اُس نے ساؤلوس پر ترس کھایا اور باواز بلند اُسے پکار کر کہا کہ اے ساؤلوس! اے ساؤلوس! تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ اگر کوئی شخص مسیح کا ستانیوالا ہے تو میں اُس سے یہہ سوال کرتا ہوں کہ آپ مسیح کو ستاتے ہیں؟

خداوند یسوع مسیح تو اس قدر محبت و شفقت سے معمور ہے کہ وہ گنہگاروں اور اپنے ستانیوالوں کو بھی پیار کرتا ہے جنے اُس سے سوائے بھلائی خیر خواہی اور محبت کے کبھی کوئی دوسری چیز نہیں پائی۔ آخر دیکھئے خداوند کی محبت غالب آئی اور ساؤلوس نے کہا کہ تو کون ہے؟ اور اُس نے جواب دیا کہ میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے۔ پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے۔ ایسے عزیز اور محبتی دوست کی مخالفت کرنا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ مغرور ساؤلوس کا تکبر جاتا رہا اور وہ عاجزی سے منہ کے بل زمین پر گر کر پکارا کہ اے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں؟ خداوند یسوع مسیح نے اُسے اپنی مرضی بتلائی اور وہ اُسے بجا لایا۔ کاش کہ خداوند ہر ایک منکر اور متعصب پر رحم فرماوے اور ہر ایک ستانیوالے کو ساؤلوس کی طرح اپنا فرمانبردار بنائے۔ اے عزیزو! کیا کوئی ایسی معقول وجہ ہم پیش کر سکتے ہیں جسکی رو سے ہمارے دلوں کا مسیح سے متنفر ہونا اور اُسکی مخالفت کرنا مناسب ہو؟

آپ مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے

مجھے یاد ہے کہ ایک معلم اپنے تمام طالب العلموں کو نصیحت اور تاکید کر رہا تھا کہ وہ مسیح کی پیروی کریں اور مسیح کی مبارک انجیل کے منادی ہو کر اوروں کی روحوں کو بچانے کی خدمت میں مشغول ہوں۔ ایک دن سب سے چھوٹے شاگردوں میں سے ایک نے معلم سے بیان کیا کہ میں نے فلاں فلاں سے اپنے ساتھ آنیکی درخواست کی اور اُنہوں نے کہا کہ ہم تو آنا چاہتے ہیں پر کیا کریں ہمارا باپ کافر ہے۔ یہہ چھوٹا شاگرد دریافت کیا چاہتا تھا کہ کافر کسکو کہتے ہیں۔ اُستاد نے اُسے کافر کی تعریف سمجھا دی اور ایک روز ایسا ہوا کہ جب وہ مدرسہ کی طرف آ رہا تھا وہی مذکورہ بالا کافر پوسٹ آفس سے نکلا۔ اُسکے ہاتھ میں چند خطوط تھے اُسے دیکھتے ہی وہ طالب العلم دوڑ کر اُس کے پاس گیا اور کہا کہ آپ یسوع مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے؟ اُس نے اس سوال کو لاپروائی سے ٹال دینا چاہا لیکن اُس کو دک نے پھر کہا کہ آپ یسوع مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے؟ اگر کوئی بڑی عمر کا آدمی اُس کافر سے ایسی گفتگو کرتا تو غالباً وہ اُس پر خفا ہوتا لیکن جب اس کو دک نے رو رو کر اور آنسو بہاتے ہوئے کہا کہ آپ مہربانی سے مجھے بتلا دیں کہ آپ یسوع مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے؟ تو وہ چپ چاپ اپنے دفتر میں چلا گیا۔ جب اُس نے خطوط کے لفافے کھولے اور انکو پڑھنے لگا تو گویا اُنمیں بھی یہی لکھا تھا کہ آپ یسوع مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے؟ پھر جب وہ لکھنے لگا تو گویا ایک ایک حرف اُسے یہی کہتا تھا کہ آپ مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے؟ وہ اپنا قلم پھینک کر دفتر سے نکل گیا اور اس سوال کو بھولنے کی کوشش کی لیکن اُس کے اندر ہی سے ایک آواز اُسے بار بار کہتی تھی کہ آپ مسیح سے کیوں محبت نہیں رکھتے؟ آخرکار وہ اپنے گھر گیا اور وہاں اُسے ایسا معلوم ہونے لگا کہ اُس کے اپنے بچے بھی اُس سے یہی سوال کرتے ہیں۔ چنانچہ عاجز آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں آج معمولی وقت سے پیشتر سو جاؤنگا۔ اُسے خیال تھا کہ سو کر اس سوال کو بھول جاؤنگا لیکن جب اُس نے تکیہ پر سر رکھا تو گویا تکیہ بھی اُس کے کان میں یہی کہہ رہا تھا۔ قریباً نیم شب کے وقت وہ اُٹھا اور گھبیانا ہو کر کہنے لگا کہ میں مسیح کے اپنے ہی کلام کے تناقض تلاش کر کے اُسے دروغگو ثابت کرونگا چنانچہ وہ یوحنا کی انجیل نکال کر اُسے شروع سے پڑھنے لگا اور آخر پڑھتے پڑھتے ان الفاظ تک پہنچا کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اب اُس نے خیال کیا کہ یہہ کیسی عجیب محبت ہے۔ اس کافر کا دل ہل گیا اور کوئی معقول وجہ نظر نہ آئی جو اُسے مسیح سے محبت نہ رکھنے میں معذور رکھے۔ چنانچہ اُس نے گھٹنے ٹیک کر دُعا کی اور طلوع آفتاب سے پیشتر وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو گیا۔

تمام روئے زمین پر کوئی بھی اس قابل نہیں ہے کہ مسیح سے محبت نہ رکھنے کی کوئی معقول وجہ یا کوئی قابل قبول دلیل پیش کر سکے۔ یہہ صرف اسی دنیا میں ہے کہ لوگ مسیح سے دور رہنا معقول خیال کرتے ہیں۔ آسمانی افواج اُسے جانتی ہیں اور باآواز بلند پکار پکار کر کہتی ہیں کہ برہ جو ذبح ہوا لائق ہے۔ اے گنہگار اگر تو اُسے جانتا تو ہرگز ہرگز اس سے دور رہنا اور اس سے محبت نہ رکھنے کے لئے حجت جوئی نہ کرتا۔ وہ دس ہزاروں میں شاندار اور دل پسند ہے۔ بہت سے کہتے ہیں کہ میں مسیحی ہونا چاہتا ہوں اور میری آرزو ہے کہ مسیح کے پاس پہنچے اور نجات حاصل کرنے کے طریق کو معلوم کروں۔

مسیح کا چال چلن

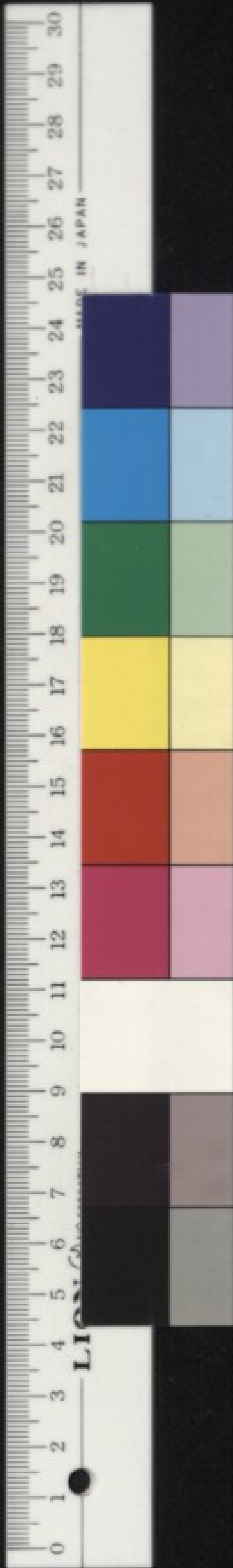
(۵) مسیح کی چال چلن میں نہ صرف نرمی و سختی ہی تھیں بلکہ اُسمیں عجیب دانائی اور ہوشیاری موجود تھیں۔ پر اُس کی دانائی و ہوشیاری اِس زمانہ کی چھل بل والی دانائی و ہوشیاری نہ تھی۔ وہ زمانۂ حال کے عقلمندوں کی طرح پالسی یا حکمت عملی نہیں جانتا تھا۔ وہ کہتا ہے تم سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند بے بد ہو۔ وہ کسی اِنسان سے ڈرتا نہیں تھا اور نہ مصیبت یا موت سے ہی گھبراتا تھا۔ تاہم وہ خواہ مخواہ اپنے تئیں اپنے دشمنوں کے حوالے بھی نہیں کرتا تھا۔ وہ دلیری دکھانے کی خاطر دلیری نہیں دکھاتا تھا۔ اِس لئے جہاں مناسب سمجھتا تھا اپنے تئیں دشمنوں سے بچا کے چلتا تھا چنانچہ لکھا ہے۔ یسوع جلیل میں سیر کرتا رہا کہ یہودیہ میں سیر کرنا نہ چاہا۔ اِس لئے کہ یہودی اُس کے قتل کی فکر میں تھے"۔ (یوحنا ۷/۱) جب اُس کے بھائی عید کے لئے یروشلم کو گئے وہ اُنکے ساتھ نہیں گیا۔ لیکن جب اُس کے بھائی روانہ ہوئے تھے وہ بھی عید میں گیا ظاہر نہیں بلکہ چھپکے" (یوحنا ۷/۱۰) جب لعزر کو جلانے پر یہودی آپس میں مشورت کرنے لگے کہ اُس کو جان سے ماریں....... یسوع یہودیوں میں آگے کو ظاہر نہ پھرا بلکہ وہاں سے بیابان کی نوحی کے افرائیم نام ایک شہر میں گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں گذران کرنے لگا" (یوحنا ۱۱/۵۳-۵۴) اُسکی دانائی کا ایک اور ثبوت جب یہودیوں نے چاہا کہ کسی طرح اُس کو اُس کی اپنی باتوں میں پھنساویں اور اُس سے پوچھا۔ قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں"؟ تو یسوع نے اُن کا مکر بھکے اُنہیں کہا تم مجھے کیوں آزماتے ہو؟ ایک دینار مجھ پاس لاؤ کہ میں دیکھوں وہ لائے تب اُس نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس کی صورت اور کس کا سکہ ہے؟ اُنہوں نے کہا قیصر کا۔ یسوع نے جواب میں اُنہیں کہا جو چیزیں قیصر کی ہیں قیصر کو اور جو چیزیں خدا کی ہیں خدا کو دو۔ تب وہ اُس سے حیران ہوئے"۔ (دیکھو مرقس ۱۲/۱۴-۱۷ اور لوقا ۲۰/۲۱-۲۶)

(۶) مسیح کی زندگی کی ایک اور صفت اُس کی غیرتمندی یا سرگرمی تھی۔ اُس کی غیرتمندی اُس کے لڑکپن ہی سے ظاہر ہے۔ جب وہ بارہ برس کا تھا اور ہیکل میں اُستادوں کے بیچ بیٹھے ہوئے اُن کی سُنتا اور اُن سے سوال کرتا تھا تو سب جو اُس کی سُنتے تھے اُس کی سمجھ اور اُس کے جوابوں سے دنگ ہو جاتے تھے جب اُس کے ماں باپ نے اُسکو اُس حالت میں پایا تو اُس نے اُنہیں کہا کیوں تم مجھے ڈھونڈتے تھے؟ کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے اپنے باپ کے یہاں رہنا ضرور ہے" (لوقا ۲/۴۹) وہ شروع ہی سے اپنے باپ کے گھر کا غیرتمند تھا جب اُس نے ہیکل میں بیل اور بھیڑ اور کبوتر فروشوں کو اور صرافوں کو بیٹھے ہوئے پایا تب اُس نے رسی کا کوڑا بنا کے اُن سب کو بھیڑوں اور بیلوں سمیت ہیکل سے نکال دیا۔ اور صرافوں کے ٹکے بکھرا دیئے اور تختے اُلٹ دیئے۔ اور کبوتر فروشوں کو کہا اِن چیزوں کو یہاں سے لیجاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو بیوپار کا گھر مت بناؤ۔ اور اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ یوں لکھا ہے کہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی" (یوحنا ۲/۱۴-۱۷) وہ جب تعلیم دیتا ہے ایسی غیرت و سرگرمی سے دیتا ہے کہ لوگ دنگ ہو جاتے اور کہتے ہرگز کسی شخص نے اِس آدمی کی مانند کلام نہیں کیا"۔ (یوحنا ۷/۴۶) وہ جب معجزہ دکھاتا لوگ تعجب کر کے کہتے ایسا کبھی اسرائیل میں نہ دیکھا تھا"۔ (متی ۹/۳۳)

(۷) وہ محض سرگرم ہی نہ تھا اُسکی سرگرمی اور غیرتمندی کے ساتھ تحمل مزاجی بھی موجود تھی۔ وہ بڑے بڑے معجزے کیے بعد بھی ایسی تحمل مزاجی کے ساتھ کلام کرتا ہے گویا کچھ ہوا ہی نہیں اُسکی زندگی سمندر کی طرح ابھی بڑی بڑی لہروں اور طوفان سے پُر ہے اور ابھی چاروں طرف چپ چاپ اور سنسان نظر آتی ہے۔ وہ پانچ روٹی اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار کو کھلاتا۔ جب سب کھا چکے تو تحمل مزاجی سے کہتا کہ اُن ٹکڑوں کو جو بچ رہے ہیں جمع کرو تاکہ کچھ خراب نہ ہووے"۔ (یوحنا ۶/۱۲) جب وہ جیرس کی بیٹی کو جلاتا۔ وہ کہتا ہے اُسے کچھ کھانے کو دو" (مرقس ۵/۴۳) جب وہ لعزر کو قبر میں سے اُٹھاتا تو کہتا اُسے کھول دو اور جانے دو"۔ وغیرہ

(۸) مسیح کی چال چلن میں ایک اور بات یہ تھی کہ وہ دنیا میں تو تھا پر دنیا سے بالا تھا۔ وہ ہماری طرح ایک انسانی وجود رکھتا تھا۔ ہماری طرح بھوکھا پیاسا ہوتا تھا ہماری طرح کھاتا پیتا تھا۔ ہماری طرح تھکا ماندہ ہوتا تھا۔ ہماری طرح سوتا و آرام کرتا تھا۔ ہماری طرح خوش ہوتا تھا۔ رنجیدہ ہوتا تھا۔ روتا تھا ہماری طرح آزمایا جاتا تھا پر ہماری طرح گناہ نہ کرتا تھا۔ اُس میں انسانی ذات کے تمام تقاضے موجود تھے پر انسانی ذات کی کوئی بگڑی ہوئی خصلت موجود نہ تھی۔ اِس لئے جہاں ہم دنیاوی چیزوں پر دل لگاتے ہیں مسیح وہاں آسمانی چیزوں پر نگاہ کرتا ہے۔ اُس نے اِس دُنیا کو جیت لیا تھا۔ وہ کہتا ہے مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور مورچہ خراب کرتے ہیں اور جہاں چور سیندھ دیتے اور چُراتے ہیں بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو۔ وغیرہ۔ جب شیطان اُسے ایک اُونچے پہاڑ پر لیجاتا اور اِس دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دکھلاتا اور اُسے کہتا اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دونگا۔ تب مسیح کہتا اے شیطان دُور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور اُس اکیلے کی بندگی کر۔ اُس کی زندگی میں جسم کی شہوت اور آنکھوں کی بُری خواہش اور زندگی کے جھوٹے فخر کے لئے جگہ نہ تھی۔ جب اُس کے شاگرد مسیح کی بادشاہت میں اعلیٰ رُتبے پانیکی خواہش میں مگن ہیں اور جب اُس کے دشمن اُس کے قتل کی گھات میں بیٹھے ہیں۔ تب وہ کسی پہاڑ کے گوشے میں بیٹھکر دعا میں رات پر رات بِتیا رہا ہے۔ وہ اِس جہان میں تھا پر اِس جہان کا نہ تھا۔ وہ اُن مخالف یہودیوں کو کہتا ہے تم نیچے سے ہو میں اُوپر سے ہوں۔ تم اِس جہان کے ہو میں اِس جہان کا نہیں ہوں" (یوحنا ۸/۲۳) ہاں یسوع مسیح ناصری اِس جہان کا نہ تھا۔ جس مذہب کا مرکز ایسا ایک کامل اور جہان سے بالا شخص ہے کیا اُس کا مذہب کامل اور بالائے جہان نہیں ہے۔ ؟

سر ولیم امیرسن نامی مشہور صناع جو ولایت سے کلکتہ کی یادگار وکٹوریہ کے لئے طلب کیا گیا ہے اگلے مہینے ہندوستان پہنچ جائے گا



مراسلات

نئے سال کا تحفہ*

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ آپ کو نئے سال کے کئی تحفے آئے ہونگے مگر میں جو تحفہ خدمت عالیہ میں ابلاغ کرتا ہوں۔ یہہ نہ صرف آپ کے لئے بلکہ تمام مسیحی دنیا کے لئے کارآمد ہی۔ آپ کے خداوند یسوع مسیح کی شان جسکو ہم لوگ حضرت عیسٰے کہتے ہیں۔ اس کا کچھ تذکرہ مسلمانوں کے فرقہ ناجیہ (جن کو نجات کا سرٹیفکیٹ مل چکا ہی) کے ایک پرجوش عالم فاضل ممبر نے اپنے رسالہ شہادت القرآن میں بیان کیا ہی آپ نے حضرت عیسٰے کے متعلق جو عقیدہ ظاہر کیا ہی چونکہ ان کے بیان کے موافق ان کا ماخذ تفاسیر ہیں اس لئے وہی عقیدہ غالباً تمام اہل سنت کا سمجھنا چاہئے کیونکہ جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ فرقہ ناجیہ سے نکل گیا اور گمراہ ہو گیا اس کتاب پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقتدا و پیشوا اور افضل الانبیاء کہتے تو ضرور ہیں مگر اللہ تعالٰے نے جو جو خوبیاں اور اوصاف حضرت عیسٰے میں جمع کردی تھیں وہ کسی دوسرے میں نہیں۔ بلکہ وہ ایک اعلٰے اور فوق العادت ہستی تھی جو انسانی لباس میں ظاہر ہوئی۔ آپ گو خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں مگر بعض باتیں ان کے متعلق ایسی بیان کرتے ہیں جو ان کی خدائی کی شان میں کچھ شک سا پیدا کرتی ہیں مثلاً واقعہ صلیب کہ یہودیوں کے ہاتھ سے آپ کے جسم طاہر و مقدس کو ایذا پہنچی۔ مولوی صاحب بلکہ فرقہ ناجیہ کے کل ممبر اتنی سی بات بھی گوارہ نہیں کرسکتے۔ وہ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت عیسٰے روح اللہ اور صلیب پر آپ کا جسم مبارک چڑھایا جائے۔ توبہ نستغفر اللہ۔ اگر حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو کیا ہوا اگر حضرت یوسف قید رہے تو کچھ پرواہ نہیں اگر دو تین پیغمبر قتل ہوگئے تو مضائقہ نہیں اگر ہمارے خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ کا دندان مبارک جنگ میں شہید ہوا تو خیر۔ کیونکہ یہہ سب بشر رسول تھے مگر حضرت عیسٰے جو ملائکہ میں سے ایک فرد ہیں (دیکھو صفحہ ۱۳ شہادت القرآن) ان کی طرف صلیب کی نسبت بھی کفر ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہود کے ملعون ہونے کا سبب قولھم انا قتلنا المسیح فرماتا ہی کہ محض صلیب و قتل کی نسبت بھی منع ہی اور مسلمانوں میں جو ایسا اعتقاد رکھے اُسکا بھی یہی حکم ہی (دیکھو صفحہ ۶۴ - ۶۵)۔ پھر حضرت عیسٰے کی شان میں آیا ہی وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اور عیسٰے مقربوں میں سے ایک تھے غالباً مسیحی اور اکثر اہل اسلام بھی مقرب کا لفظ عام سمجھتے ہوں گے۔ مگر مقربون محض ملائکہ سے خاص ہی اور مراد اُن مقربین سے ملائکہ مقربین ہیں (دیکھو صفحہ ۱۳) پس چونکہ اُن کا قرب حسی۔ سماوی۔ جسمی ملحوظ ہی اس لئے حضرت عیسٰے بھی چونکہ ملائکہ میں سے ایک فرد ہوئے اس لئے اُنکا آسمان پر اللہ کے پاس بجسدہ ہونا ثابت ہوگیا۔ (صفحہ ۱۴) لیجئے جناب اس سے یہہ ثبوت بھی مل سکتا ہی کہ ہمارے رسول اللہ صلعم بھی مقربین سے نہیں تھے ورنہ وہ بھی آسمان پر جاتے ایک اور لفظ ہی وہ بھی حضرت عیسٰی سے ہی خاص ہی چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں قرآن شریف میں خبر سعادت اثر وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ آپ ہی سے مخصوص ہی اور یہی تاثیر روح القدسی احیاء موتی اور دیگر معجزات کا باعث ہوئی (صفحہ ۱۲۴) آپ بلا تامل کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہہ روح القدسی اسلام کے رسول کو بھی ہوتی تو وہ بھی یہہ معجزات دکھلاتے اور آسمان کو اپنا مستقر بناتے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ہم لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو اکمل و افضل صرف زبان سے کہتے ہیں کیونکہ ان کی دین اور خود ان کی رسالت کی تکمیل کا بہت کچھ اعتقاد حضرت عیسٰے پر ہی چنانچہ ہر رسول کے لئے چار اوصاف کا ہونا ضروری ہی (دیکھو صفحہ ۱۳۰) ایک تو یہہ ہی کہ اُس کے آنے کی کسی رسول نے پیشگوئی کی ہو چنانچہ حضرت عیسٰے کی آمد کی پیشگوئی تمام انبیاء نے کی اور ہمارے رسول کریم کی جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہی حضرت عیسٰے نے کی۔ دوسری صفت یہہ ہی کہ وہ پہلی کتابوں اور رسولوں کی تصدیق کرے یہہ دو باتیں ہیں جو رسول عربی صلعم میں موجود ہیں مگر باقی دو صفتیں خاص کر ایک ایسی ہی جو اور تمام انبیاء خصوصاً حضرت عیسٰے میں موجود ہی مگر ہمارے رسول اللہ صلعم میں موجود نہیں ایک تو یہہ کہ اس نے کسی اور آنے والے نبی کی پیشگوئی کی ہو اور دوسری یہہ کہ اس رسول کی کوئی اور نبی آکر تصدیق کرے کہ در حقیقت وہ سچا رسول تھا۔ اب جب تک حضرت عیسٰے دوبارہ آسمان سے نہ آئیں ہمارے رسول کے ان اوصاف کی تکمیل نہیں ہوسکتی کیونکہ آپ کو اپنی رسالت ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسٰے کی تصدیق کی ضرورت ہی اور دین اسلام کا پھیلنا بھی آپ ہی کی آمد پر منحصر ہی۔ اور آنجناب کی آمد بھی کوئی معمولی آمد نہ ہوگی۔ فرشتوں کے بازوں پر حضور معلی نزول اجلال فرمائینگے (ورنہ تو اسلام اب تک ساری عمر میں لاکھ دو لاکھ مسلمان ہوئے) مگر آپ تمام دنیا کو ایک دین پر جمع کرینگے۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف شہادت دی تو غضب ہی ہو جائیگا مسیحی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی موت صلیب پر واقعہ ہوگئی مگر فرقہ ناجیہ زور دیتا ہی کہ ایسا نہیں ہوا پہلے خیال پر اعتراض ہو سکتا ہی کہ مرجانا ذرا خدائی کے خلاف ہی اس لئے غالباً آخر الذکر کا یہہ عقیدہ ہی امید ہی کہ ایڈیٹر صاحب ان کو اس حکمت الٰہی (صلیب موت بر صلیب) سے آگاہ فرما دینگے۔ پھر حضرت عیسٰے چونکہ آپ کا مادہ فطرتی روح قدس کا تھا اس لئے آپ کو آسمان پر جگہ دی گئی اور آپ فوق اہل الارض کہلائے (دیکھو صفحہ ۱۰۲) ہائے افسوس اہل ارض میں ہمارے رسول اللہ صلعم بھی شامل ہیں کیونکہ آپ کا جسم مدینہ میں مدفون ہی پس فوقیت عیسٰے علیہ السلام کا ثبوت مسیحی دوستوں کو مل گیا۔ مولوی صاحب نے ایک جگہ لکھا ہی کہ آپ کے حق میں

* یہہ خط ایک مولوی صاحب کا لکھا ہوا ہی ہم خوش ہیں کہ ہمارے محمدی بھائی اب یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ بائبل کو خدا کی کلام اور خداوند مسیح کو محمد صاحب سے افضل ماننے لگے ہیں اس سے ہمیں امید ہوتی ہی کہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھکر مسیح کو نجات دہندہ قبول کریں گے۔

(ایڈیٹر)

آیۃ کا لفظ ہر جیسے فرمایا و لنجعلہ آیۃً للناس تاکہ ہم اُسے (مسیح کو) تمام لوگوں کے لئے آیۃ (نشان) بنائیں پس آپ کا وجود مبارک از سرتا پا ایک آیت ہونا چاہئے - اور اس کی تکمیل یوں فرمائی کہ پہلے بطور خرق عادت بے باپ پیدا ہوئے اور پیدائش کے ساتھ ہی نطق فصیح و بیان بلیغ پھر اُن مریضوں کو شفا جن کے علاج سے اطبا عاجز ہوں (اندھے کو آنکھیں اور کوڑھی کو اچھا کر دینا) پھر معجزہ اعادۂ حیات (زندگی کو واپس لانا) خلق حیات (زندگی کو پیدا کر لینا) صعود الی السماء (آسمان پر چڑھ جانا) پھر مسئلہ نزول جسمیں باوجود مرور زمانہ و گردش زمان کے تغیر و تحیل ہونیسے آپکا محفوظ رہنا ثابت ہوتا ہے یہہ چھ باتیں ہیں (دیکھو صفحہ ۷) آپ سوال کر سکتے ہیں کیا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ باتیں کسی اور نبی میں بھی جمع ہوئی ہیں کیا مسلمانوں کے رسول صلعم میں بھی ایسا ہونا آپ پائیں گے جس میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں - گر یہہ مذکورہ بالا اسلام حقیت کے ہوتے ہی نزدیک چھوڑ دنیا میں کسی مذہب کے پیشوا نہ کہ آپ کہہ سکتے ہیں خود اسلام کے بقعد کو بھی یہہ فخر حاصل نہیں ہے کہ دنیا کے کسی مشہور اور اعلیٰ مذہب کے لوگ اسکی نسبت اسکے اپنے تابعداروں سے بڑھکر اعتقاد رکھتے ہوں - افضلیت کا مسئلہ حل ہو چکا -

گو یہہ لوگ اپنی زبان سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہی کو افضل ٹھہرائیں مگر یہہ بیان بالا اس کی تردید کر رہا ہے اب فقط اتنا ہی فرق رہ گیا ہے کہ مولوی صاحب کے ہم خیال مسلمان حضرت محمد کو رسول مانتے ہیں اور مسیحی نہیں مانتے اور بس ؞ اب دیکھئے کون غالب آتا ہے - آپ کوشش کیجئے کہ یہہ پردہ بھی اُٹھ جائے اخیر میں اتنا ایزاد کرنا چاہتا ہوں - کہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ کا فخر بھی محض حضرت عیسےٰ ہی کو حاصل ہے اور آپ ہی کی والدہ ایسی عورت ہیں جس کے بارے میں اللہ نے تمہیں تمام جن و انس کی عورتوں پر فضیلت دی آیا ہے کیا کسی اور نبی کو بھی یہہ فخر حاصل ہے - حضرت عیسےٰ بیان مندرجہ بالا کے مطابق بشریت سے تو نکل ہی چکے ہیں اور خالق حیات - زندہ کرنے والا - باوجود اس قدر زمانے کے گھٹنے

نوٹ علہ غالباً مسیح کے خلق حیات کے مسیحی بھی قائل نہیں یعنی مٹی کے پرندے بناکر ان میں جان پیدا کرنا - ۱۲

بڑھنے سے علیحدہ - عالم الغیب - زندہ رہنے والا - یہہ سب اوصاف تو ثابت ہو چکے خدا جانے خدا ماننے میں کیا تامل ہے آپ مہربانی سے حضرت مریم بتول کے شکم مبارک سے پیدا ہونے اور صلیب پر موت کے وقوع کی حکمت بالغہ سے ان لوگوں کو اطلاع دیدیں - پھر کامل اتحاد ہو جائیگا ایک اور قابل توجہ امر ہے اب تک بعض مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں کہ قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کا اگلے انبیاء پر احسان ہے کہ ان کی نبوت کی صداقت کی شہادت دی اور خاصکر حضرت عیسےٰ کو اُن الزامات سے پاک کیا جو یہودیوں وغیرہ نے آپ کی ولادت و معجزات وفات کے متعلق رکھے تھے - مولوی صاحب مصنف شہادت القرآن نے اس پردے کو بھی اُٹھا دیا ہے اور یہہ لاینحل مسئلہ حل کر دیا ہے (دیکھو صفحہ ۱۴۷) - (تفسیر و مطہرک من الذین کفروا) اگر کوئی کہے کہ یہہ تطہیر از طعن رسول اللہ صلعم کی معرفت قرآن شریف میں کی گئی ہے اس لئے یہہ عہدہ درست ہو سکتا ہے اس کا جواب یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم کی معرفت کوئی مستقل طور پر براءت ذکر نہیں کی گئی - جو کی گئی ہے وہ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کلمات کو نقل کیا گیا ہے گویا قرآن شریف نقل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا (راقم) لہٰذا اصل براءت خود عیسےٰ علیہ السلام کی زبانی اس وعدہ سے پیشتر ہو چکی ہے - اور ظاہر ہے کہ کوئی فعل بالاستقلال ناقل اور معید کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا بلکہ اس میں وہ اپنے پہلے کی تابع ہوتا ہے (گویا اس میں بانی اسلام حضرت عیسےٰ کے تابع تھے راقم) اس عبارت سے بہت سی باتوں کا فیصلہ ہو گیا ہے اور اب کسی مسلمان کا زہرہ نہیں کہ مسیحیوں پر اپنے رسول صلعم کا احسان جتلا سکے - پس اے مسیحیو تم خوش ہو اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دیں - دو کلمہ چونکہ یہہ کتاب اردو میں ہے اس لئے کسی مسلمان کو آپ کے خداوند پر اعتراض کرنے کی جرأت نہ رہیگی ؞

راقم بنی نوع انسان کا خیر خواہ ؞

واعظ کی درگت اور پادری ٹھاکر داس صاحب

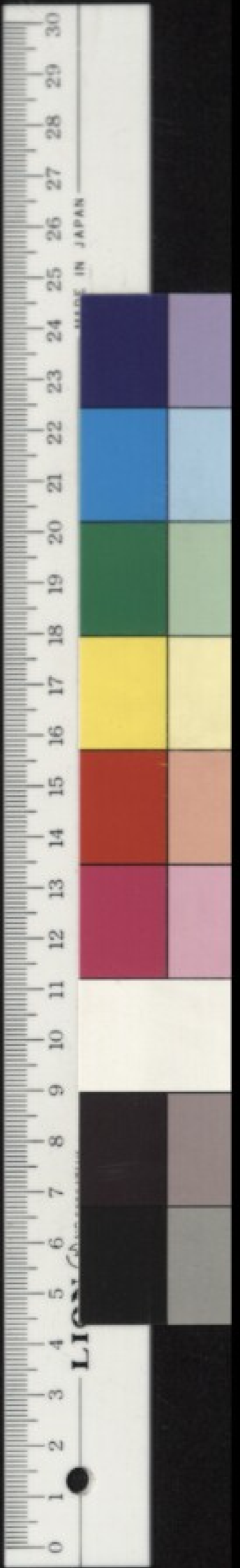
خوب پادری صاحب - اچھا لیا واعظ کو - یہہ بھی ہر بات میں دخل دینے کو تیار رہتا ہے - جن باتوں کا اُسکو علم نہیں وہاں بھی دیکھو - یہہ وجود - لائق مصنفوں اور پھر آپ جیسے قابل مصنفوں کی قابل قدر تحریرات پر ریویو لکھنے کو بیٹھ جاتا ہے - خواہ ریویو کے معنے بھی نہ آتے ہوں - آپ نے اچھی طرح اُس کے اعتراضوں کو رد کیا - یہہ لا مانس ہو گا - تو پھر تو بولیگا نہیں - جہان تک میں نے غور کیا - واعظ کے جواب میں آپکی تحریر آپ کی شان کے لائق ہے - اُستاد جو ہوئے خاصکر ہیڈنگ آپ نے خوب قائم کیا - متانت اور تہذیب اور لیاقت اسی کو کہتے ہیں - جائے اُستاد خالیست ؞

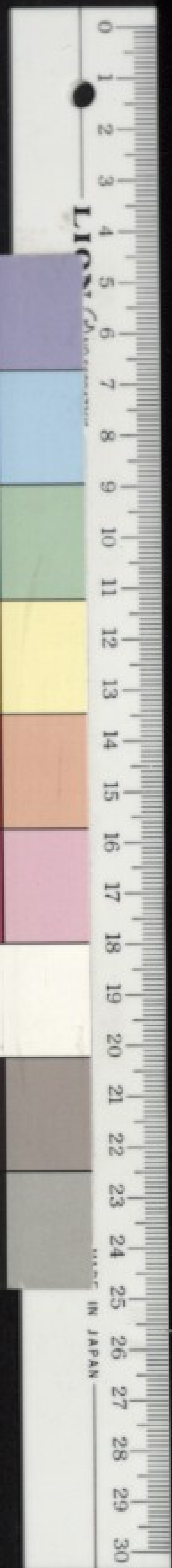
واعظ اس کو پڑھتے ہی خوب ہنسا - اور تکیہ شاہ کی کافی گانے لگ گیا - بہیا جتے تینوں کا فکر کا فر گھن تو ماہو یا ہو آگھ - نیز بہت خوش ہے کہ مدت بعد اُستاد صاحب نے یاد فرمایا - اور وہ بھی اُستادانہ خوبی کے ساتھہ

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

پادری صاحب - واعظ کو مطلق رنج نہیں - اچھا کیا کہ آپ نے اُس کی غلطیوں کو ظاہر کیا - ناظرین نے بھی خوب آپ کی لیاقت کی خوب داد دی - مگر ایک بات کا آپ نے جواب نہیں دیا جس نے آپکو اس جواب کے لکھنے پر آمادہ کیا - کہ الف - میم کی تحریر اس مسئلہ کے متعلق اعلیٰ ہے - اور اُس کے مقابل اور تحریریں پھیکی ہیں آپ نے اس کا صرف اشارہ ہی کیا ہے - اصل میں تو آپ کی ناراضگی اسی بات پر ہے - اس کا جواب آپکو دینا چاہئے تھا - باقی تو لونہی ہیں - جنکو بقول آپ کے پادریانہ اُردو کی غلطیاں کہہ سکتے ہیں - جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا کہ جلانا اور جلانا سُوانا اور سلانا - سکھانا - اور سکھلانا - اہل زبان اُن کو سمجھتے ہوں گے ؞

آپنے ریویو کے اور آپ کے جواب کے متعلق میں





ایک بات عرض کیا چاہتا ہوں۔ کہ میرا یہہ دعویٰ ہو کہ الف میم کی تحریرات اُن تمام تحریروں سے جو اِس مزار کی نسبت شایع ہوئی ہیں۔ اعلےٰ و افضل ہیں یہہ کوئی غصہ کی بات نہیں ایک سے ایک اعلےٰ لکھنے والا ہو۔ میں نے اُنکی تعریف کو رد نہیں کیا۔ اگر آپ کو واقعی اپنی تحریر کے لاجواب ہونے کا فخر ہو تو نہایت خوشی کی بات ہو۔ مگر دو چار شخصوں کی رائے لینی کوئی عیب کی بات نہیں۔ میں چار گریجوایٹ شخص پیش کرتا ہوں۔ جو اِس بات کا فیصلہ دیں کہ الف میم کی تحریرات جو قرنی میں شائع ہوئی۔ اور آپکی مرزا قادیانی میں کون اعلےٰ تصنیف ہو اور وہ بزرگ یہہ ہیں کہ پادری طالب الدین بی۔ اے مسٹر سراج الدین بی۔ اے۔ مسٹر ایم۔ ایل رلیارام بی۔ اے مسٹر نفضل سکرٹری پی آر بی سوسائٹی ٭

میں ان بزرگوں کی خدمت میں منت سے التماس کرتا ہوں کہ اس مضمون کے متعلق مہربانی سے ثالث ہوکر اپنی رائے نور افشاں میں شایع کریں۔ کیونکہ پادری صاحب کے شیرین جواب سے بھی خاکسار کی رائے نہیں بدلی اگر آپ بدل دیویں۔ تو میں آپ کا شکر گذار ہوں گا تاکہ پادری صاحب کی ناراضگی جاتی رہے ٭

میرے مہربان پادری صاحب۔ آپ جی کھولکر لکھیں میرے دل پر ذرا کدورت نہیں آتی۔ میں تمام سخت و سست سُننے کو بخوشی تیار ہوں ٭

گفرست در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

اِس مضمون کی نسبت صرف اس قدر عرض ہو کہ ہیڈنگ آپ نے سیچی متانت اور سچی طبیعت سے قائم نہیں کیا۔ تاہم میں اُسی کو منظور کرتا ہوں تاکہ آپ خوش ہو دیں۔ اور واعظ کی پبلک میں تضحیک ہو۔ مہربانی سے لوگوں کی رائے لیکر پھر قلم اُٹھانا۔ تاکہ ہم میں سے کوئی پھول نہ اُٹھے۔ والسلام ٭

واعظ

پچھلے سال ہندوستان کے دُخانی کارخانوں میں پونے تین کروڑ گز کپڑا بنا گیا ٭

واقعات اور رائیں

صحیفۂ مراسلات میں ہم نئے سال کے تحفہ کے عنوان سے ایک صاحب کا خط شائع کرتے ہیں جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ راقم خط تمام بائبل کو جیسا کہ ہمارے پاس موجود ہو الہامی جانتا اور خداوند مسیح کو محمد صاحب سے افضل مانتا ہو۔ مگر اُنکی سمجھ میں نہیں آتا کہ خداوند مسیح خدا ہوکر کسطرح مریم سے پیدا ہو سکتا اور صلیب کی موت مر سکتا تھا۔ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ اور بہت سے اُن کے ہم خیال لوگوں کی مشکل یہہ ہو کہ وہ مسیح کو جو ازل سے خدا کا کلمہ تھا اور اِس سبب سے خدا کا بیٹا کہلاتا ہو نہیں سمجھتے کہ کسطرح مجسم ہوا۔ اِس کا مفصل بیان کسی وقت پھر کرینگے ٭

ریلوے کانفرنس لکھنؤ کی منظور شدہ تجاویز

ریلوے کانفرنس لکھنؤ کے اجلاس ہفتہ گذشتہ میں حکام اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے زیر اہتمام ہوتے رہے۔ اور پنجاب صوبجات متحدہ وغیرہ سے ۴۰ ڈیلیگیٹ شریک جلسہ ہوئے جنکو اجازت حاصل تھی کہ ہر قسم کی تجاویز موجودہ درجہ سوم کے مسافروں کی سہولیت کیلئے ضروری سمجھیں پیش کریں کل ۱۲ تجاویز پیش کی گئی تھیں جنہیں سے مفصلہ ذیل منظور ہوئیں اور باقیوں میں سے بعض نامنظور ہوئیں اور کچھہ ابھی زیر تجویز ہیں۔ (۱) ہر ایک چھوٹے بڑے سٹیشن پر تھرڈ کلاس مسافروں کے لئے ویٹنگ روم مہیا کئے جائیں (۲) بڑے بڑے سٹیشنوں کے ٹکٹ گھر ہر وقت کھلے رہیں اور شہروں میں ٹکٹ فروخت کرنے کے لئے ایجنسیاں کھولی جائیں یہہ تجویز بطور آزمائش عمل میں لائی جائیگی اور دیکھا جائیگا کہ کہاں تک مفید ہو (۳) ۲۵ کا روپیہ لینے میں عذر نہ کیا جائے (۴) مسافروں کو ٹرین کی آمد سے دس منٹ پہلے پلیٹ فارم پر داخل ہونے کی اجازت دیجائے اور پردہ دار سواریوں کو ٹرین کے وقت پالکیوں میں پلیٹ فارم پر لانے کی روک ٹوک نہ ہو (۶) معمولی درجوں میں آٹھ مسافروں سے زیادہ نہ بٹھائے جائیں (۷) تھرڈ کلاس گاڑیوں میں اوپر کے تختے سونے کیلئے لگائے جائیں (۸) پانی کا کافی انتظام رکھنے کیلئے دو برہمن اور ایک بہشتی چلتی ٹرین میں رہا کریں (۹) ہر ایک چھوٹے سٹیشن کا نام ٹرین کے پہنچنے پر ہر ایک گاڑی کے سامنے باواز بلند پکارا جائے نیز بتلایا جائے کہ ٹرین کتنا عرصہ ٹھہریگی (۱۰) اگر کسی غیر معمولی وجہ سے ٹرین کسی سٹیشن پر زیادہ عرصہ ٹھہرے تو مسافروں کو وقفہ کے عرصہ کی اطلاع ملنی چاہئے (۱۱) اگر کوئی مسافر دفعتاً بیمار ہو جائے یا کسی ناگہانی حادثہ کی لپیٹ میں آجائے تو حکام ریلوے اپنے پاس سے محصول تار ادا کر کے اُس کے وارثوں کو تار خبر بھیجیں (۱۲) ہر ایک ٹرین کے ساتھ شکایات کیلئے ایک صندوق اور ہر ایک بڑے سٹیشن پر ایک کتاب موجود رہے۔ (۱۳) دو چند کرایہ دینے پر دیسی ٹکٹ ملا کرے (۱۴) زنانی گاڑیوں میں طوائفوں کو بیٹھنے کی اجازت نہ ہو (۱۵) بڑے سٹیشنوں پر زنانہ مسافروں کا ٹکٹ زنانہ ٹکٹ کلکٹر دیکھا کریں (۱۶) قواعد و ضوابط ریل دیسی زبانوں میں ترجمہ ہوکر فروخت ہوا کریں اور چند اور دلچسپ تجاویز بھی پیش کی گئی تھیں مثلاً (۱) بھنگی اور چماروں کے لئے خاص گاڑیاں بنائی جائیں جن کا کرایہ تھرڈ کلاس سے کم ہو (۲) انٹرمیڈیٹ کلاس کے مسافروں کو بھی سیکنڈ کلاس کے مسافروں کیطرح ایک نوکر ساتھ رکھنے کی اجازت دیجائے (۳) ہندو جاتریوں کے لئے ایک گاڑی ریزرو رہے وغیرہ وغیرہ مگر یہہ تجاویز کثرت رائے سے نامنظور ہوئیں۔ بہر حال ریلوے کانفرنس لکھنؤ اپنے مفید کام کے لئے جو اُس نے ایک ہفتہ کے اجلاسوں میں کیا ہو۔ سالہا سال تک شکر گذاری کیساتھ یاد کی جائیگی اور اغلب ہو کہ اودھ روہیلکھنڈ کمپنی کی تقلید میں ہندوستان کی دوسری ریلوے کمپنیاں بھی خلائق عامہ کو آرام پہنچانے کے اہم سوال پر غور کریں اور کچھہ عملی طور پر کر کے دکھادیں ٭

طبیب عام

حضور ملکہ معظمہ نے فوجی افسروں کی بیوہ عورتوں اور لڑکیوں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ عطا کیا۔ مراحم خسروانہ اسی کا نام ہے+

حضور لارڈ و لیڈی کرزن نے امسال بھی حسب معمول کلکتہ کے دیسی اور انگریزی شفاخانوں کے مریضوں کو مختلف قسم کے ایک ہزار تحفے ارسال فرمائے یورپین مردوں کے لئے چرٹ اور سگرٹ۔ عورتوں کے لئے شال۔ کمبل اور دوسری طرح کے کپڑے۔ اور ہندوستانی مریضوں کے واسطے کوٹ اور بچوں کے لئے کھلونے روانہ کئے+

بعض جزیروں میں بہت سے گھوڑے اور مویشی اپنی زندگی میں کبھی پانی نہیں پیتے مویشی اکثر پہاڑوں پر رہتے ہیں۔ اور برسات کے پانی کے سوا وہاں کوئی چشمہ یا ندی نہیں ہوتی۔ البتہ ایک قسم کی عرقدار گھاس ضرور ہوتی ہے۔ جو خوراک اور پانی دونوں چیزوں کا کام دیتی ہے+

ایک ملک میں ۸۰ لڑکے اور لڑکیوں کو چند سال تک روزانہ بلاناغہ وزن کرنے سے معلوم ہوا کہ بچے موسم خزاں اور شروع سرما میں اخیر دسمبر تک زیادہ موٹے رہتے ہیں اُس کے بعد اپریل کے آخر تک وزن میں کچھ ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ گرمی کے ختم ہونے تک اُن کا وزن کسی قدر کم ہوجاتا ہے+

رسید زر نورافشاں

بابو الیعزر ہگر — مسٹر موتی لعل ہگر
مس اے۔ بی جونس بجائے گمن مسیح ہگر — مسٹر استیفان ہگر
پادری آسانند رائے ہگر — مسٹر مسیح دیال ہمر
مسٹر ایچ جے ٹامس ہگر — پادری سی۔ ای میکاڈے ار

مسٹر گیا دھر پرشاد ہے
مسٹر استونی رزبیر ہے
پادری بی۔ این۔ پال ہگر
پادری الفرڈ ایچ اینگیل ہے
بابو گوپی چند ہمر
مسٹر ایس۔ جے۔ ایڈون ہے
مسٹر جے آر کر ہے
مسٹر ایس بلدیو ہگر
میاں عبدالکریم ہمر و پائی
مس ایم۔ ایل۔ والیل ہے
ڈاکٹر ایل۔ ایم ہیڈ ہے
مسٹر ولسن ہگر
پادری ڈبلیو جے کلارک بجائے مسٹر اضحاق ہگر
مسٹر ایس میک ہگر
پادری احمد شاہ ہگر
ڈاکٹر ای جنتوحا ہگر
مسٹر ایس میی ہے
پادری۔ پی نثار علی ہگر
پادری سکھپال ہگر
پادری بی۔ ایل۔ دت ہگر
مسٹر برکت مسیح ہگر
مسٹر جان محبوب مسیح ہگر
مسٹر تلسی رام ہگر
حکیم محمد شاہ ہگر
بابو یعقوب ہگر
پادری ای گریوز ہے
مسٹر ڈبلیو جیمس ہگر

مسٹر موہن لعل ہے
پادری اے۔ بی کالڈویل ہمر
پادری جے۔ ڈی میکنزی ہمر
پادری بالا سنگھ ہمر
مسٹر بابو لعل ہگر
پادری قاسم خان نجیبادہ ہگر
مسٹر کے منوحا ہے
لالہ ربھیکھا رام ہگر
مسٹر آگیا مسیح ہگر
پادری ایم جی گولڈ سمتھ ہے
پادری سوہن لعل ہگر
پادری حمید الدین ہے
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک ہے
پادری بدھا وامل ہے
ڈاکٹر برخوردار خان ہے
مسٹر ایس نجبین ہے
بابو ایم یعقوب ہگر
پادری اے۔ جے سالن ہے
مسٹر جلال الدین ہے
مولوی نجیب اللہ ہگر
مسٹر پیارے لعل ہگر
مسٹر ای مینوئیل ہگر
مسٹر ڈیوڈ سنگھ ہگر
پادری کے بی سرکار ہے
بابو جیشیری سنگھ ہگر
مسٹر ٹی نصیب علی ہگر
مسٹر خیر الدین ہگر
پادری جے سنگھ ہے

اردو کی فہرستیں یکم دسمبر ۱۹۰۳ء کے بعد مس اشیں میڈیکل سکول لودیانہ سے ایک آنہ چند دے کر مل سکتی ہیں+

یتیم خانوں اور ایسی ہی اور انسٹیٹیوشنوں کے لئے فہرستیں مفت حاصل ہوسکتی ہیں امید ہے کہ تمام سنڈے اسکول۔ زنانہ کارکن۔ اور عیسوی ہندوؤں اور مسلمانوں کے سکولوں کے اُستاد اپنے اپنے شاگردوں کے درمیان ایسوسی ایشن کو بڑھانے کی خاص کوشش کرینگے تاکہ بائبل کی تعلیم کو تمام جماعتوں میں ترقی دیجا دے+

دستورالعمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ہے ار مع ضمیمہ ہگر
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک " ہگر " ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی+

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	صہ	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عسہ	سہ
پورا کالم	عسہ	سہ	عہ
پورا صفحہ	للعہ	صہ	اصہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے فی سطر کالم ار لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں+

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول
بلا محصول عمر
مع محصول ہمر
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عمر

نوٹس

۱۲ ۱۳

انٹرنیشنل بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی ۱۹۰۴ء کی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ۔ ایم۔ والیل کے اہتمام سے چھپا